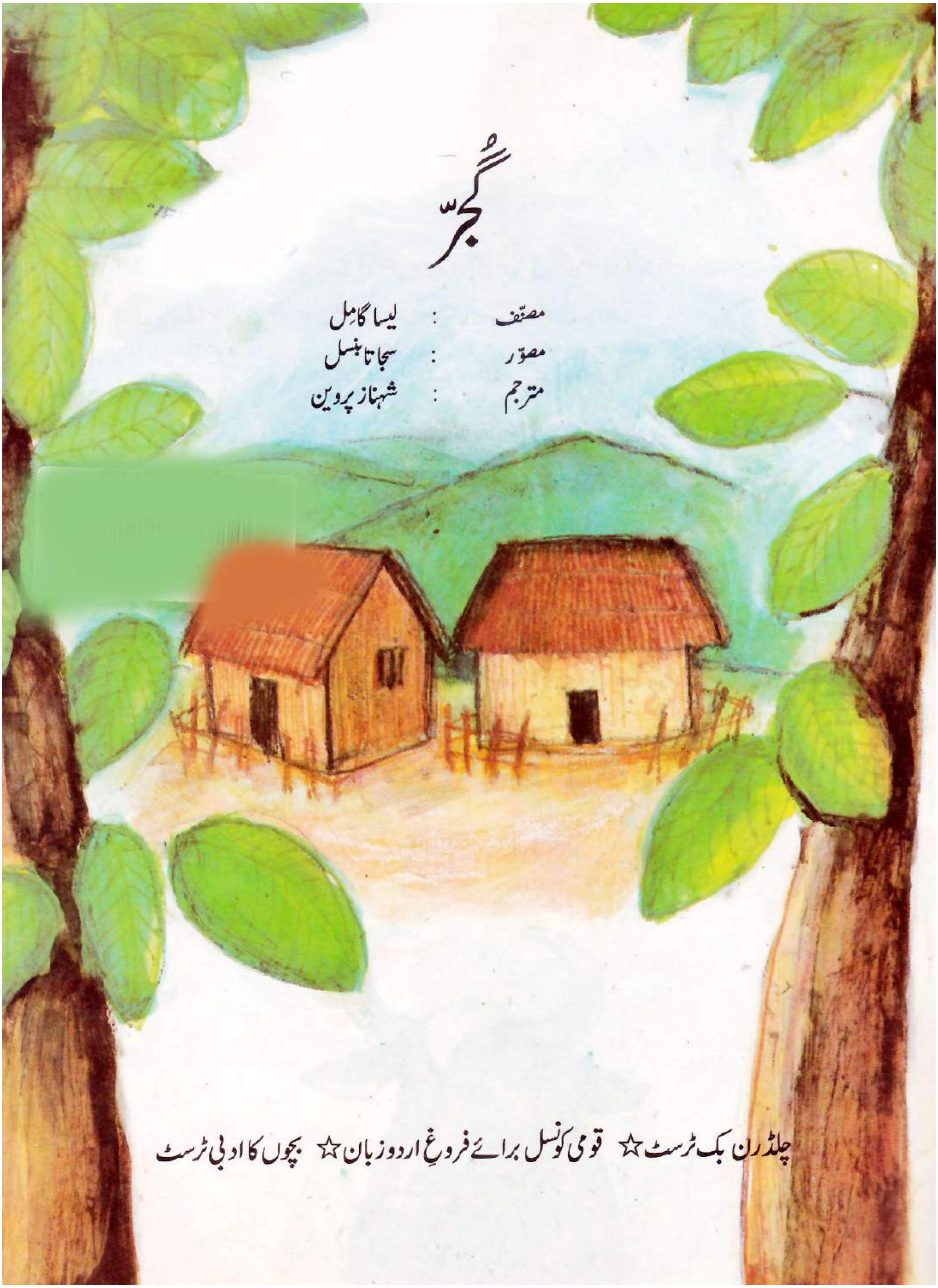
گُجّر

لیسا گامل





گُجّر

مصنّف : لیسا گامِل
مصوّر : سجاتا بنسل
مترجم : شہناز پروین

چلڈرن بک ٹرسٹ ☆ قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان ☆ بچوں کا ادبی ٹرسٹ

میں اپنے بستر پر بیٹھی چائے پی رہی ہوں اور امّی اور اپنی بہن گمّو کی باتیں سن رہی ہوں۔ میں صبح کی چائے بستر پر ہی پیتی ہوں کیوں کہ میں گھر میں سب سے چھوٹی جو ہوں۔

ہم لوگ گُجرّ ہیں۔ اور ہمارے لوگ گڈریے اور دودھ بیچنے والے ہیں۔

امّی اور گمّو آج کے کام کے بارے میں باتیں کر رہی ہیں۔ ہماری تینوں بھینسیں پہاڑی کے اوپر جنگل میں چر رہی ہیں کیوں کہ جاڑا آتے ہی ہمارے گھاس کے کھیت بالکل سوکھ جاتے ہیں۔ ہم لوگوں کو جانا چاہیے تاکہ بھینسوں کا دودھ نکال کر ان کے لیے گھر پر چارہ لایا جا سکے۔

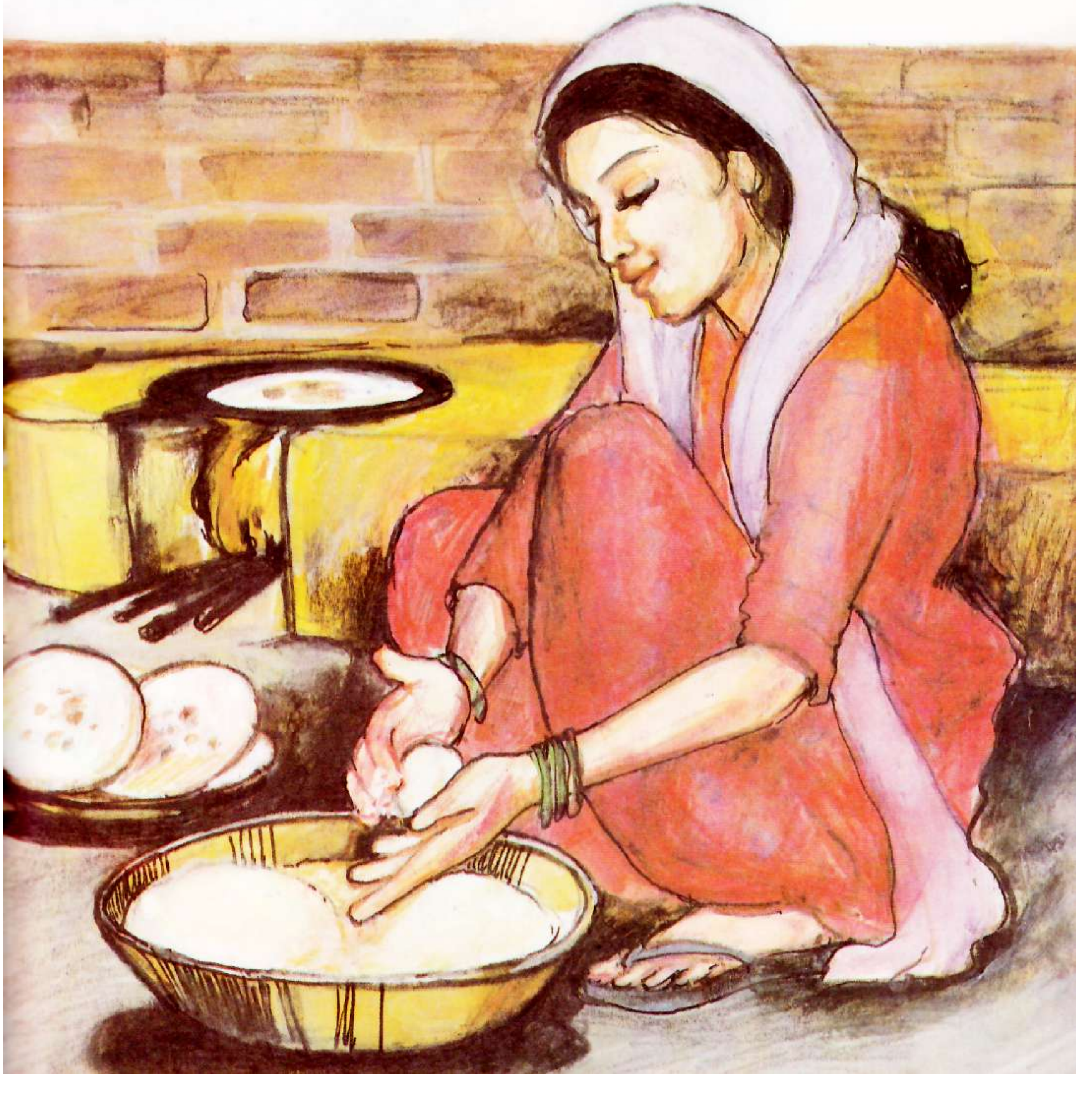
مجھے پہاڑی کے گرد کے جنگل اچھے لگتے ہیں۔ وہاں میں جوش سے بھر جاتی ہوں اور میری ننھے دماغ میں طرح طرح کے خیالات آنے لگتے ہیں۔ گمّو آگ پر مکّے کی روٹی بنا رہی ہے۔ میں لحاف کی گرمی کو چھوڑ کر اس کے پاس بیٹھی اپنے ہاتھ اور پیر سینک رہی ہوں۔ میں اس سے ضد کرتی ہوں کہ میں بھی جنگل جاؤں گی۔





میں روٹی کھاتی ہوں تب تک امّی چیزوں کو اکٹھا کرتی ہیں۔ جیسے دو کلہاڑیاں، چار شالیں اور ایک پلاسٹک کی تھیلی۔

نظام الدین، میرا بھائی آگ کے پاس آکر بیٹھتا ہے۔ اپنے ہاتھ سینکتا ہے اور پیٹ کی آگ کو بجھاتا ہے۔



اتنے میں امّی ہم لوگوں کو جلدی تیار ہونے کے لیے کہتی ہیں۔ ہم لوگ اپنی چپّلیں تلاش کرنے لگتے ہیں۔ امّی تو پیروں میں کچھ پہنتی ہیں نہیں۔ اسی لیے ان کے پیر سخت اور کھُردرے ہو گئے ہیں۔ آخر سالوں سے ان پہاڑی راستوں پر چلتی جو رہی ہیں۔

امّی، گمّو، نظام الدین اور میں سب کھیت پار کر کے پہاڑی راستے پر آجاتے ہیں۔ گمّو کو جنگل بہت



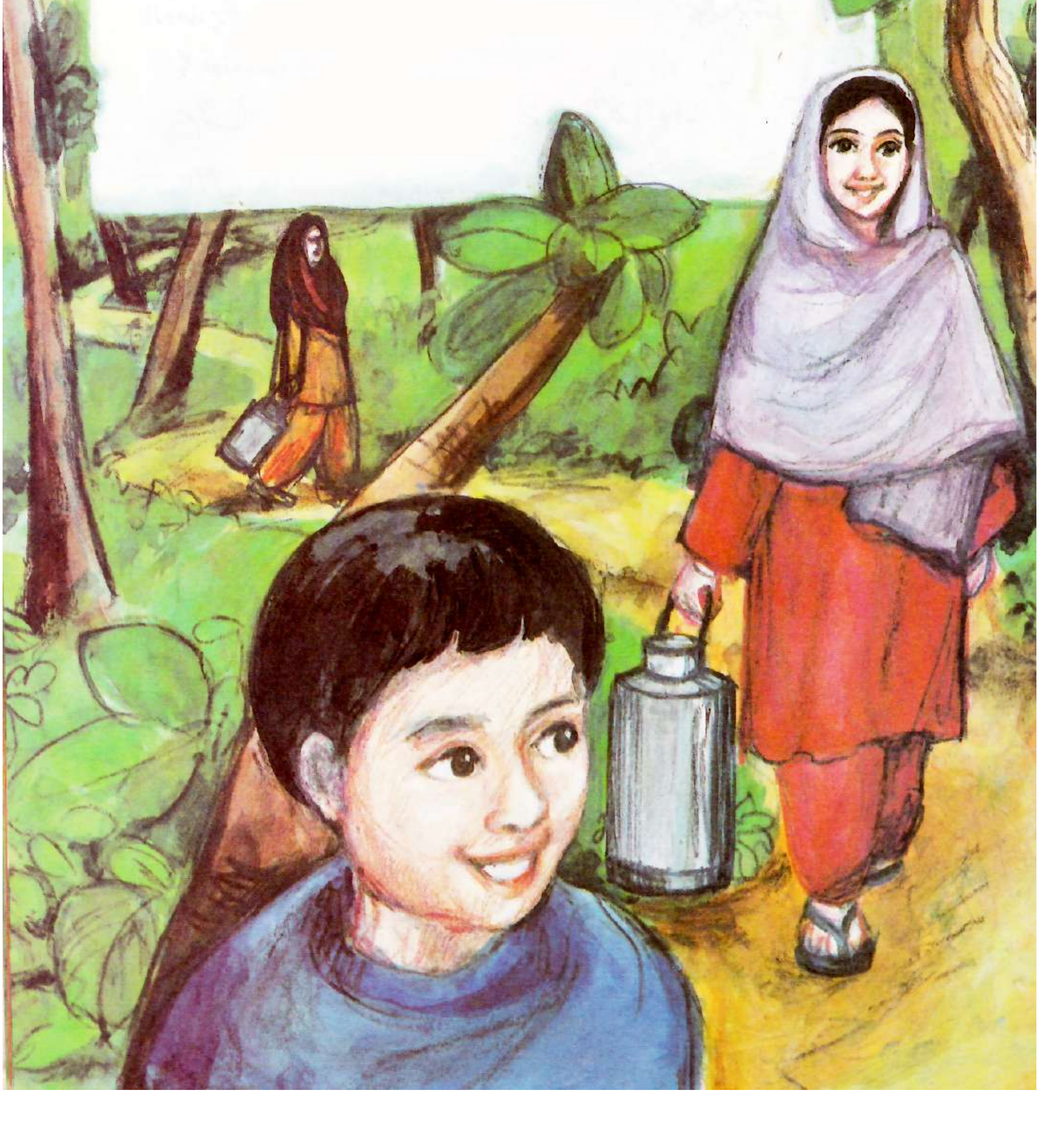
پسند ہے۔ اسے ہر پیڑ، پودے اور چڑیوں کے نام یاد ہیں۔ وہ ہمیں بتاتی ہے کہ کون سا پودا جانوروں کے لیے چارے کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور کون سا دوا بنانے کے کام میں آتا ہے۔

نظام الدین اور میں راستے بھر کھیلتی رہتی ہوں۔ وہ دوڑ کر کبھی مجھ سے آگے چلا جاتا ہے اور کسی چیز کی آڑ میں چھپ جاتا ہے تاکہ میں اسے تلاش کروں۔ اونچا کودتا ہے تاکہ میں اسے چلاّ کر شاباشی دے سکوں۔

امّی خاموش ہیں۔ شاید وہ میری بڑی بہن گمّو کی شادی کے بارے میں سوچ رہی ہیں یا پھر گاؤں میں مکھیا کے الیکشن کے بارے میں جس کے لیے میرے ابّو امیدوار ہیں۔



جلد ہی نظام الدین بھی سوچنے لگتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اب ہم لوگ دور آ گئے ہیں اور ہم لوگوں کو کافی بوجھ لے کر لوٹنا بھی ہے۔ وہ ان پیڑوں کے بارے میں بتانا شروع کرتا ہے جو بہت گھنے اور پتّے دار ہیں۔ امّی اور گمّو باریکی سے ادھر دیکھتی ہیں اور آخرکار تین ہرے بھرے پیڑوں پر اپنا دھیان مرکوز کرتی ہیں۔



نظام الدین کلہاڑی لے کر پیڑ کے تنے پر زور کا وار کرتا ہے۔

وہ کلہاڑی کو ہینڈل کے طور پر استعمال کرتا ہے اور پھر دھیرے دھیرے ڈگ بھرتا ہوا اوپر چڑھتا ہے۔ وہ کلہاڑی سے کئی شاخوں کو کاٹ کر گرا دیتا ہے۔ گمّو ان شاخوں سے پتیاں الگ کر دیتی ہے۔

امّی مجھے بلاتی ہیں اور پھر ہم لوگ گھر کے لیے چل پڑتے ہیں۔ اب ہم لوگ خاموش ہیں۔ امّی کی تازہ کھاد پر نظر پڑتی ہے اور اسے غور سے دیکھتی ہیں۔ ''لگتا ہے وہ رات کو یہاں پر تھیں۔''

پھر وہ زور سے پکارتی ہیں۔ ''کنڈیا، آؤ۔''

ہم لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور آواز کو سننے لگتے ہیں۔ ''کنڈیا آجاؤ۔''

''آگ......آگ......'' کنڈیا جواب دے رہی ہے۔

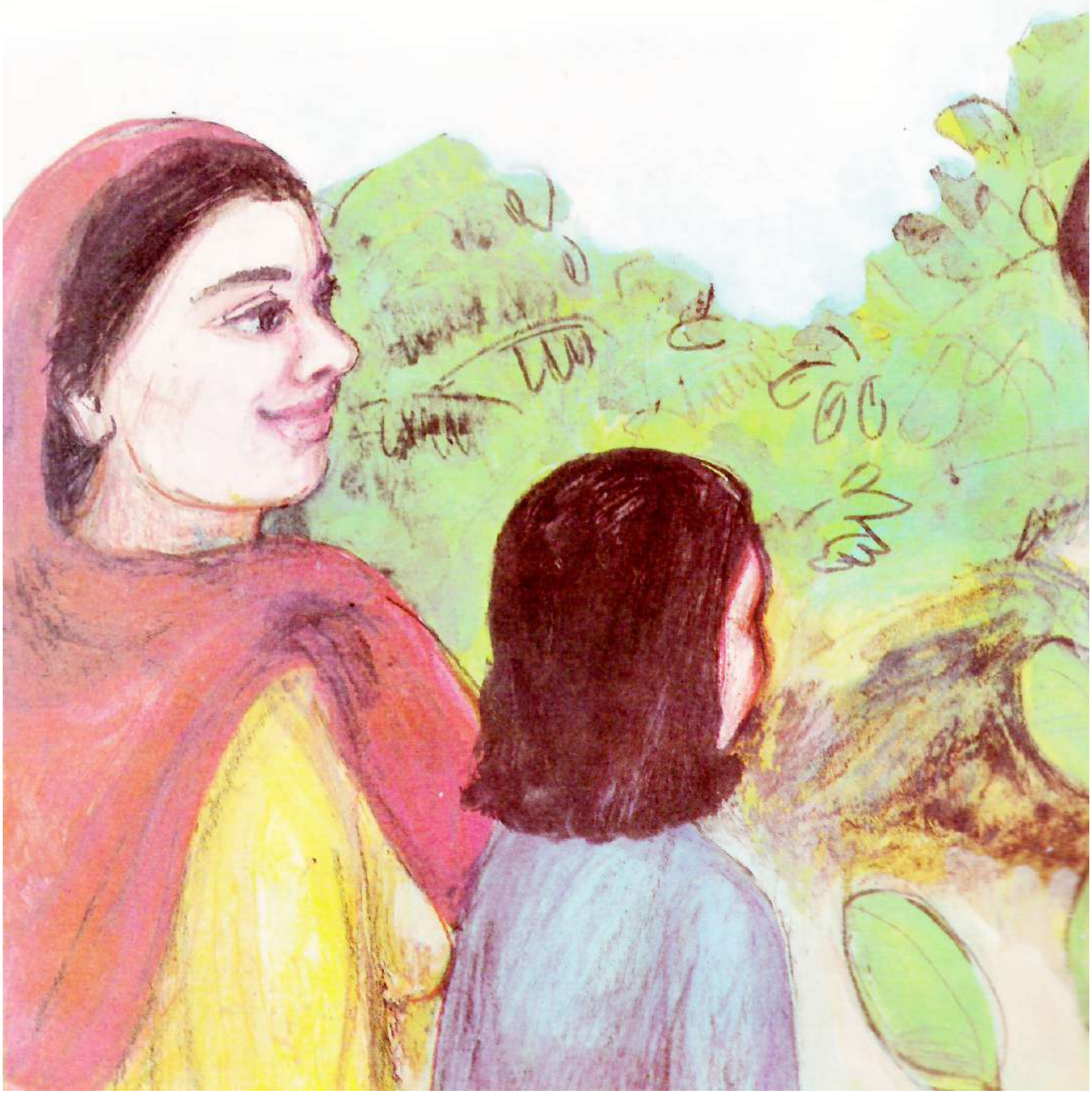






میں بھینس کی آواز پر امّی کے ساتھ آگے بڑھتی ہوں۔ کنڈیا بھینسوں کے ساتھ ادھر ہی آ رہی ہے۔ اس کی گردن تنی ہوئی ہے۔ امّی انھیں شاباشی دیتی ہیں۔ کنڈیا کی گردن اور پیٹھ پر پیار سے ہاتھ پھیرتی ہیں۔ وہ سب ایک دوسرے کو دیکھ کر خوش ہو جاتے ہیں۔

امّی کنڈیا کے بغل میں بیٹھ کر دودھ دھونے لگتی ہیں۔ کنڈیا اپنے سر کو گھماتی ہے اور امّی اس کے دودھ کی دھار سے اس کے سر پر مار کر اس کا سواگت کرتی ہیں۔ کنڈیا دودھ کو اپنی زبان سے چاٹ کر خوش ہوتی ہے۔



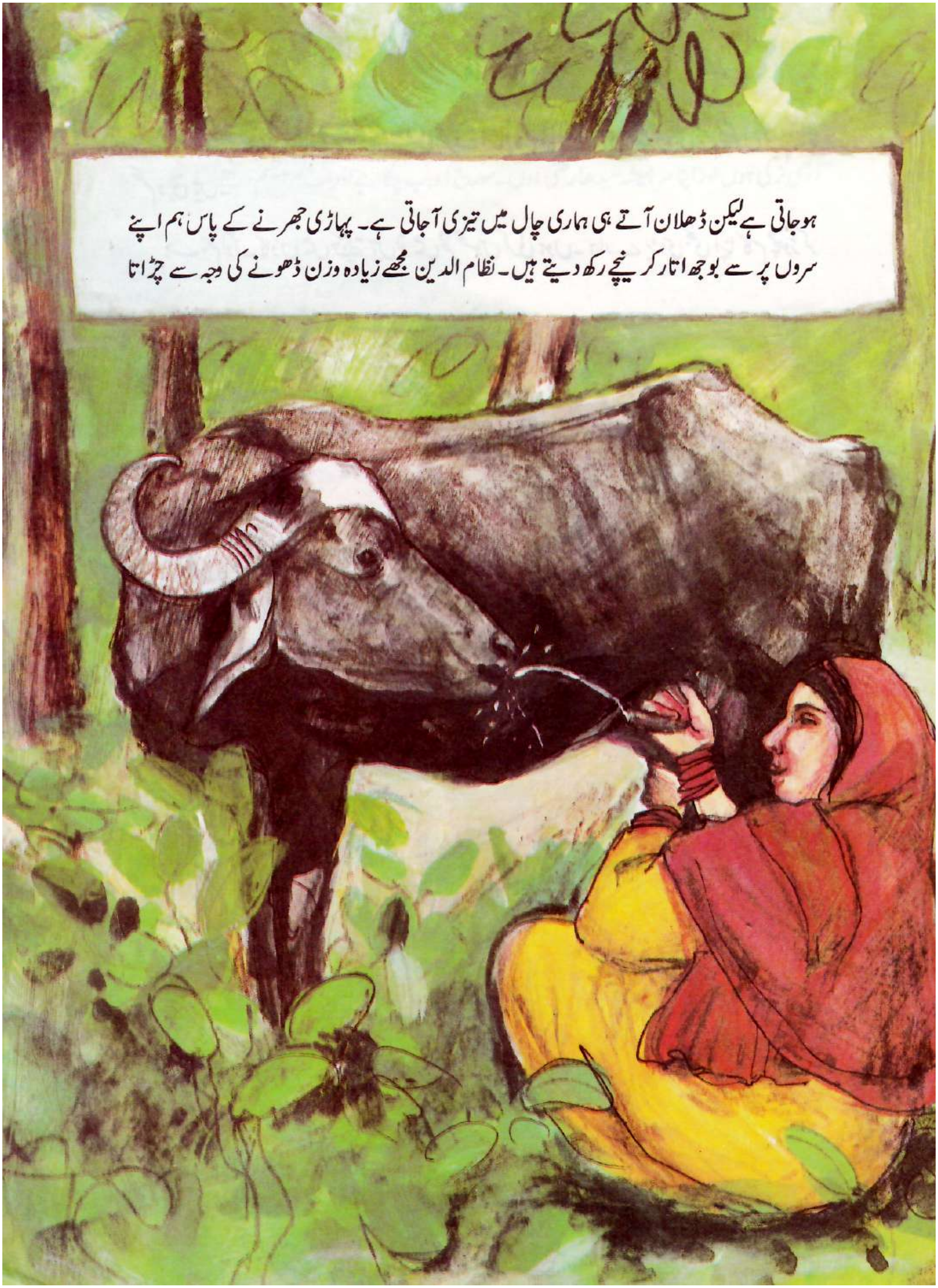
جب دودھ کا برتن بھر جاتا ہے تو امّی کچھ دودھ مجھے پلا دیتی ہیں۔ یہ میرے سفر کا سب سے اچھا لمحہ ہوتا ہے۔ میں گرم اور میٹھا دودھ پی کر خوش ہوتی ہوں۔ میری ناک میں بھی دودھ لگ جاتا ہے۔ ہم لوگ خوب ہنستے ہیں یہاں تک کہ جبڑے دکھنے لگتے ہیں۔ پھر ہم بھینسوں کو خدا حافظ کہہ کر اپنے راستے کی طرف چل پڑتے ہیں۔

گمّو اور نظام الدین ایک گجر گیت گا رہے ہیں۔ پیڑ کی ٹہنیاں گٹھڑیوں کی شکل میں بندھی نیچے زمین پر رکھی ہوئی ہیں۔ ہم لوگ جلاون کی لکڑیاں جمع کرتے ہیں۔ اور گمّو انھیں ایک جگہ باندھتی ہیں۔ ہم لوگ سر پر شال کو لپیٹ کر چھوٹی پگڑی بنا لیتے ہیں تا کہ لکڑی کے وزن سے سر میں درد نہ ہو۔ میں لکڑیاں جمع کرتی ہوں کیوں کہ یہ ہلکی ہوتی ہیں۔ گمّو، نظام الدین اور امّی زمین پر پتیوں کی گٹھری کے پاس بیٹھ جاتی ہیں۔ میں پتیوں کو ٹھیک طرح سے رکھنے میں ان کی مدد کرتی ہوں۔ پھر امّی میرے سر پر بھی لکڑی رکھ دیتی ہیں۔

بھاری وزن کے ساتھ ہم پہاڑی راستے پر چل پڑتے ہیں۔ چڑھائی کے وقت ہم لوگ کی رفتار دھیمی



ہو جاتی ہے لیکن ڈھلان آتے ہی ہماری چال میں تیزی آجاتی ہے۔ پہاڑی جھرنے کے پاس ہم اپنے
سروں پر سے بوجھ اتار کر نیچے رکھ دیتے ہیں۔ نظام الدین مجھے زیادہ وزن ڈھونے کی وجہ سے چڑاتا



ہے۔ گمّو ایک قریب کی شاخ پر بیٹھی گورّیا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ امّی جلدی ہی ہم لوگوں کو چلنے کا حکم دیتی ہیں۔

جب ہم لوگ گاؤں میں پہنچتے ہیں تو میں فخر محسوس کرتی ہوں۔ ہمارے پڑوسی بھی اپنا کام چھوڑ کر



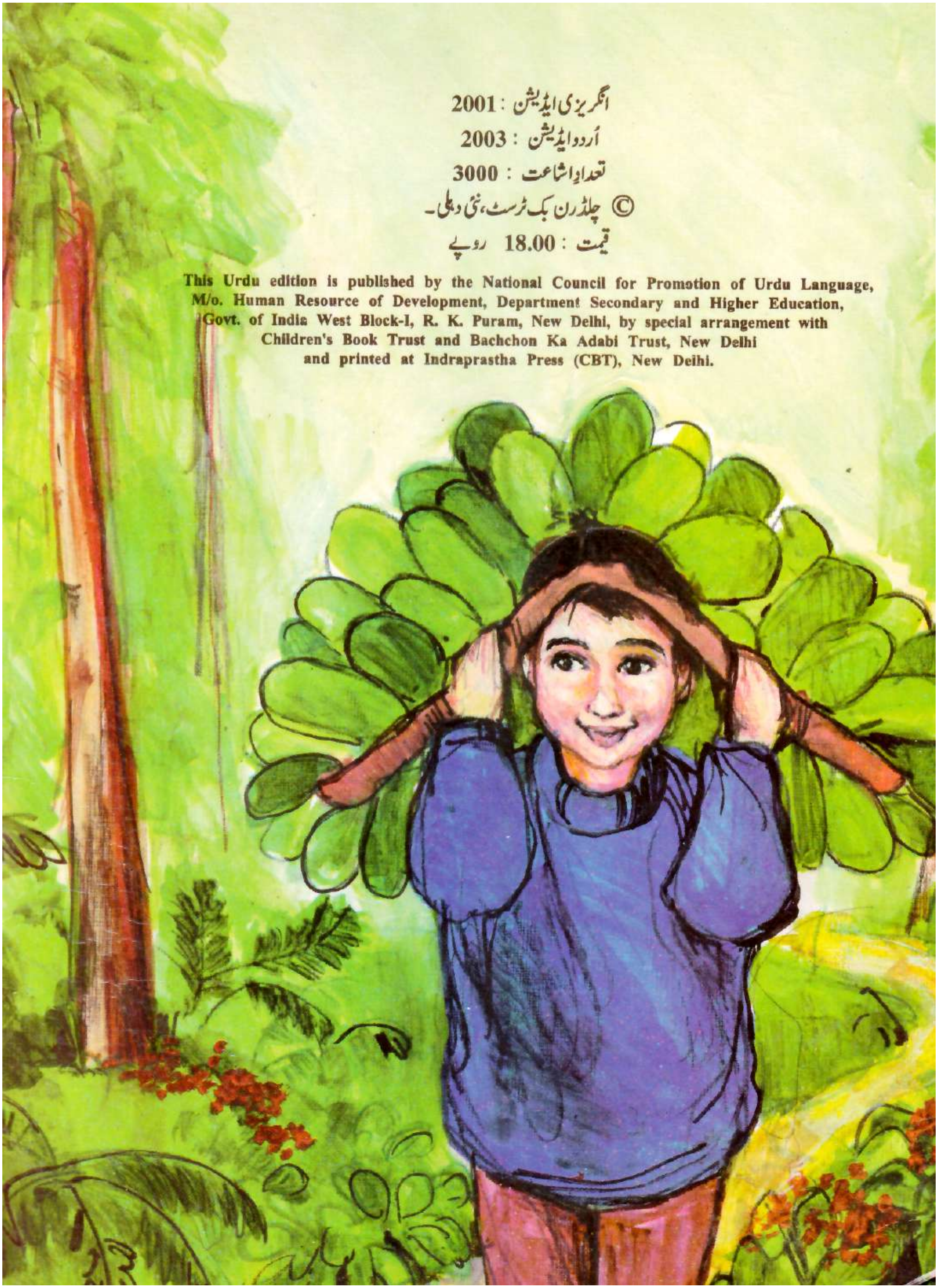
تھوڑی دیر کے لیے ہماری طرف دیکھتے ہیں۔ میں سوچتی ہوں کہ وہ لوگ یہی کہتے ہوں گے کہ میں ایک اچھی لڑکی ہوں اور اپنا سر ہمیشہ سیدھا رکھتی ہوں۔ سورج ڈوب چکا ہے اور اب مرا جسم دکھنے لگتا ہے۔



گھر پہنچتے ہی میں اپنے سر پر سے بوجھ کو اتار پھینکتی ہوں اور دھم سے جا کر چارپائی پر گر پڑتی ہوں۔
ابّا مجھے دیکھ کر ہنستے ہیں اور کہتے ہیں۔ ''میری پیاری گڑیا۔ آج تم بہت پیدل چلی ہو۔ تم بہت محنتی ہو۔''

میں مسکرا پڑتی ہوں اور میں اپنی آنکھیں اس لمبے سفر کے خاتمے پر بند کر لیتی ہوں۔





انگریزی ایڈیشن : 2001

اُردو ایڈیشن : 2003

تعدادِ اشاعت : 3000

قیمت : 18.00 روپے

This Urdu edition is published by the National Council for Promotion of Urdu Language, M/o. Human Resource of Development, Department Secondary and Higher Education, Govt. of India West Block-I, R. K. Puram, New Delhi, by special arrangement with Children's Book Trust and Bachchon Ka Adabi Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Deihi.